REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

خطبہ نمبر ۳۱

۱۳ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ وفا ۱۳۳۵ ہش | ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جولائی ـ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

صحت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔۔۔ [illegible]

ـ اخبار احمدیہ ـ

ربوہ ۲۱ جولائی ـ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل بخار زیادہ ہو گیا اور اس کے ساتھ سخت گھبراہٹ بھی رہی بسارا دن اور ساری رات بے چینی میں گزر رہا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے تھے مگر ماتھا اور سینہ جلتے تھے۔ ضعف بھی بہت رہا۔ پیٹ میں نفخ اور انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف بھی چل رہی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ کے ساتھ دعائیں کریں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کمر میں درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

فرانس الجزائر میں زہریلی گیس استعمال کر رہا ہے

قاہرہ میں ایک الجزائری مہاجر کا انکشاف ـ فرانسیسی حکام کی طرف سے پُرزور تردید

قاہرہ ۲۱ جولائی ـ قاہرہ میں الجزائر کے "محاذِ آزادی" کے صدر دفتر میں ایک الجزائری مہاجر نے الزام لگایا ہے کہ الجزائر میں فرانسیسی فوجیں حریت پسندوں کے خلاف زہریلی گیس استعمال کر رہی ہیں۔ پیرس اور الجزائر کے فرانسیسی حکام نے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے۔

الزام عائد کرنے والا فرانس کا ایک فارغ التحصیل الجزائری قانون دان ہے۔ جس کا نام عبدالرحمٰن قرانے ہے اس نے گزشتہ جمعرات کو ایک پریس ملاقات میں فرانسیسی فوجوں پر یہ الزام عائد کرتے ہوئے کہا الجزائر سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ فرانسیسی وہاں تمام بین الاقوامی روایات کو پس پشت ڈالتے ہوئے انسانیت سوز مظالم روا رکھنے پر اتر آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بعض علاقوں میں حریت پسندوں کے خلاف زہریلی گیس بھی استعمال کی ہے۔

پیرس میں محکمہ دفاع کے ایک ترجمان نے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا۔ اسی طرح الجزائر میں حکومت فرانس کے ایک ترجمان نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ الجزائر میں نہ تو اس وقت زہریلی گیس موجود ہے اور نہ ہی فرانسیسی فوجوں کو گیس سے بچاؤ کے آلات مہیا کئے گئے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے ان کے لئے گیس کا استعمال ممکن ہو سکے ؛

سلامتی کونسل کی طرف سے مراکش کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی سفارش

منظوری کے لئے یہ سفارش اب جنرل اسمبلی میں پیش کی جائیگی

نیو یارک ۲۱ جولائی ـ سلامتی کونسل نے مراکش کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے متعلق متفقہ طور پر سفارش کی ہے۔ اب یہ سفارش آخری منظوری کے لئے جنرل اسمبلی میں پیش کی جائیگی جس کے بعد مراکش، اقوام متحدہ کا ۸۰ واں ممبر بن جائے گا۔ کونسل کے اجلاس میں رکنیت کی درخواست فرانس نے پیش کی۔ امریکہ برطانیہ روس اور دوسرے ممبروں نے اس کی تائید کی بعض دوسرے ممبروں نے اس کی تائید کرتے ہوئے جاپان کو بھی اسی قسم کا رکن بنانے کی سفارش کی۔ تونس نے بھی اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست پیش کر دی ہے۔ اور امریکہ نے تونس کو بھی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ سلامتی کونسل سوڈان کی درخواست پہلے ہی منظور کر چکی ہے ؛

ـ بیت المقدس ۲۱ جولائی ـ اسرائیل کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ بحیرہ گلیل کے شمال مشرق میں شامی دستوں نے اسرائیلی کشتیوں پر فائرنگ کی۔

معاہدۂ بغداد کا دفاعی منصوبہ

کونسل کے آئندہ اجلاس میں عملی صورت اختیار کرے گا

کراچی ۲۱ جولائی ـ معاہدہ بغداد کی کونسل کا آئندہ اجلاس ماہ جنوری میں کراچی میں ہو گا خیال ہے اس اجلاس میں معاہدہ بغداد کا دفاعی منصوبہ عملی صورت اختیار کرے گا۔ اس دفاعی منصوبے کو بروئے کار لانے کے لئے بغداد اور تہران کے اجلاسوں میں فضا پہلے ہموار کر لی گئی ہے۔

استنبول میں صدر سکندر مرزا کے استقبال کی تیاریاں

انقرہ ۲۱ جولائی ـ صدر سکندر مرزا آجکل ترکی کا دورہ کر رہے ہیں۔ عنقریب بحیرۂ مارمورا کی ترکی بندرگاہ یالووا سے استنبول پہنچنے والے ہیں۔ جہاں ان کے استقبال کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شہر بھر میں بہت رونق ہے تمام عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرا رہے ہیں۔ سڑکوں پر خوش آمدید کی اونچی محرابیں بنائی گئی ہیں۔ مضافات سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ آنکے خیر مقدم کے لئے استنبول پہنچ گئے ہیں ؛

برطانیہ کے دفاعی اخراجات میں کمی

لندن ۲۱ جولائی ـ برطانوی حکومت اپنے دفاعی اخراجات میں پچاس کروڑ پونڈ کی تخفیف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ خیال ہے وہ مغربی جرمنی سے دو ڈویژن فوج واپس بلانے کا فیصلہ کرے گا۔

امریکی طیاروں نے روسی علاقہ پر پرواز نہیں کی

واشنگٹن ۲۱ جولائی ـ امریکہ نے سوویٹ یونین کو بتایا کہ سوویٹ یونین کا یہ الزام غلط ہے کہ امریکہ کی فضائی فوج کے طیاروں نے روس کے علاقے پر پرواز کی ہے۔

پاکستان کا پارلیمانی وفد ماسکو پہنچ گیا

ماسکو ۲۱ جولائی ـ آٹھ ارکان پر مشتمل پاکستان کا ایک پارلیمانی وفد روس کے سرکاری دورے پر کل ماسکو پہنچ گیا۔ ہوائی اڈے پر سوویٹ کی پریزیڈیم کے نائب صدر اور سرکاری افسروں اور پاکستانی سفارت خانے کے عملے نے وفد کا استقبال کیا۔

ـ نئی دہلی ۲۱ جولائی ـ [illegible] لوک سبھا میں بیان دیتے ہوئے [illegible]

محترم قاضی محبوب عالم صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم قاضی محبوب عالم صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۵۶ء کو عید الاضحیہ کے روز ایک بجے بعد دوپہر لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپکی عمر قریباً ۸۰ سال تھی۔ آپ موصی تھے اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۲۰ جولائی کو ۱۰ بجے صبح نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جس کے بعد آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپکو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے [illegible]

خطبہ جمعہ

مومن کو اپنی ذات میں بھی معجزات دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر اسے نیا یقین اور نئی معرفت حاصل ہو

دوست اپنے اخراجات ایسے رنگ میں کم کرنے کی کوشش کریں جس سے جماعتی چندے سہولت کے ساتھ ادا ہو سکیں

دعائیں کرنے درود پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالو اور تقویٰ و طہارت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء بمقام مری

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج صیغہ زود نویسی الفضل ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں جو ابھی چند دن ہوئے پڑھا تھا بیان کیا تھا کہ سورۃ فاتحہ ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

میرے اس خطبہ کے بعد تحریک جدید کے چندہ کے متعلق مختلف جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹیں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اپنے وعدے پورا کرنے کی خاص طور پر توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ آج کی رپورٹ میں لکھا تھا کہ جس طرح جولائی کے مہینہ میں دوستوں نے تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کی ہے۔ اگر اسی طرح انہوں نے اگست میں بھی توجہ کی۔ تو ہمیں امید ہے کہ ہم اگست کے آخر تک اپنے بجٹ کا تمام روپیہ پورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اسی طرح پاکستان سے باہر کی جماعتوں نے بھی اس چندہ میں خاص طور پر حصہ لیا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک

نوسو پاؤنڈ کے قریب

بیرونی جماعتوں سے جمع ہو چکا ہے۔ اور ابھی بعض جماعتوں کے چندے ایسے ہیں جو اس میں شامل نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی جماعت کے کاموں کو سنبھالتا ہے۔ لیکن جہاں مجھے دوستوں کی اس توجہ سے خوشی ہوئی۔ وہاں مجھے ایسا رنج بھی پہنچا۔ آخر وہ لوگ جنہوں نے جولائی میں اپنے وعدے پورے کئے ہیں۔ ان کے پاس کوئی خزانے تو جمع نہیں تھے۔ انہوں نے بہر حال اس کے لئے قرضے لئے ہیں۔ اگر ان کے پاس روپیہ جمع ہوتا۔ تو وہ پہلے کیوں نہ دے دیتے۔ پس اب اس ادائیگی کی وجہ سے ان پر یقیناً قرض کا ایک بوجھ آ پڑا ہے اس لئے میں نے پہلے بھی جماعت کے دوستوں کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ اور اب

پھر توجہ دلاتا ہوں

کہ آپ لوگ اپنے اخراجات کو ایسے رنگ میں کم کرنے کی کوشش کریں کہ جماعتی چندے سہولت کے ساتھ ادا کر سکیں۔ ورنہ کسی خاص مہینہ میں آکر اپنے اوپر بوجھ ڈالنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ پانچ چھ مہینے اس قرض کے ادا کرنے کی وجہ سے اپنے بیوی بچوں کی صحت کو خراب کر دیا جائے۔ کیونکہ جو شخص کسی سے قرض لے کر چندہ دے گا۔ اس نے خود روپیہ پس انداز نہیں کیا ہوگا۔ اسے قرضخواہ چھوڑے گا نہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اسے غیر معمولی طور پر اپنے اخراجات کم کرنے پڑیں گے۔ اور اس طرح اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی صحت کو وہ نقصان پہنچائے گا۔ اگر اپنی آمد میں سے ہی وہ چندہ ادا کرنے کی کوشش کرتا۔ اور

غیر ضروری اخراجات

کو کم کر دیتا تو جلدی ادا کرنے کی وجہ سے ثواب بھی زیادہ ملتا اور قرض کی مصیبت سے بھی بچ جاتا۔ لیکن جب وہ قرض لے کر چندہ ادا کرتا ہے۔ تو بے شک اس میں نیکی تو ہوتی ہے لیکن اسے ذلیل بھی ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ قرض دینے والا بعض دفعہ سختی پر اتر آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا قرض جلد واپس کرو۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو قرض لیتے ہیں تو دلیر ہوتے ہیں کہ وہ ایسا کرنے میں سستی ہوتے ہیں۔ گو مومن ایسی حالت میں صبر سے کام لیتا اور اپنے نفس پر تنگی برداشت کر کے خاموش ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ابھی

ایک دوست نے لکھا ہے

کہ مسجد ہیمبرگ کے لئے میں نے کچھ چندہ دیا تھا۔ لیکن میں نے یہ نیت کی ہوئی تھی کہ ایک سو پچاس روپیہ اور بھی دونگا۔ اور یہ نیت میں نے اس لئے کی تھی کہ ایک دوست نے مجھ سے ۱۵۰ روپے قرض لیا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ وصول ہو گئے تو مسجد ہیمبرگ کے لئے دے دونگا۔ لیکن انہوں نے ادا نہ کئے۔ اس ہفتہ میں نے سمجھا کہ مجھے ابھی سے ان کا پیچھا کرنا چاہیئے اور تنخواہ ملنے پر فوراً ان کے پاس پہنچ جانا چاہیئے تاکہ وہ روپیہ ادا کر سکیں۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا۔ مگر جب میں وہاں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پہلے ہی تنخواہ خرچ کر چکے ہیں۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی اور دوست سے قرض لے کر مسجد کے لئے دے دوں۔ تاکہ میں نے جو نیت کی ہوئی ہے وہ پوری ہو جائے۔ گویا اس طرح ان پر دوہری مصیبت آ گئی۔ ایک طرف تو انہیں یہ کوشش کرنی پڑے گی کہ جس نے ان سے قرض لیا تھا۔ اس سے وہ اپنا قرض وصول کریں اور دوسری طرف جس سے اب قرض لیں گے وہ ان کی گردن پر سوار ہوگا۔ اور کہے گا کہ میرا قرض جلد ادا کرو۔ اور اس طرح خواہ مخواہ ان کی جان پر بنی ہوگی۔ پس

اصل طریق یہ ہے

کہ انسان اپنے اخراجات کو ایسے رنگ میں کم کرے کہ خود بخود بچت ہوتی چلی جائے اور وہ آسانی سے سلسلہ کے چندے ادا کر سکے لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ شامل کیا جائے اور انہیں کہا جائے کہ ہم نے اتنا خدا کا حق دینا ہے۔ تم بھی میرا ساتھ دو اور اپنے اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کرو تاکہ یہ بوجھ اتر جائے۔ پھر اپنے ان دوستوں تک بھی جو ابھی ہماری جماعت میں شامل نہیں یہ بات برابر پہنچاتے رہو کہ غیر ممالک میں ہماری جماعت کے ذریعہ

اسلام کی عظیم الشان خدمت

ہو رہی ہے۔ اور مساجد تیار کی جا رہی ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنا چاہتے ہو اگر تم ثواب لینا چاہتے ہو تو تم بھی اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ۔ اور ہمیں چندہ دو تاکہ خدا کا نام بلند ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان دنیا پر ظاہر ہو۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ جب عمدگی سے اپنے دوستوں کو سمجھاتے ہیں۔ اور ان پر حقیقت واضح کرتے ہیں تو وہ اس غرض کے لئے کافی روپیہ دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے مساجد کے متعلق اپنے حلقہ اثر میں تحریک کی۔ تو تین چار دن کے اندر اندر چھ ہزار کے وعدے ہو گئے۔ پس اگر ہماری جماعت کے دوست انفرادی طور پر دوسروں کو تحریک کرتے رہیں۔ تو اس طرح بھی ہزاروں روپیہ آ سکتا ہے۔ ہاں جماعتی طور پر مانگنا درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح جماعت کی ذلت ہوتی ہے۔ اور پھر ہو سکتا ہے کہ مولوی انہیں جوش دلا دیں۔ یا وہ جماعت کو طعنہ دینے لگ جائیں۔ لیکن اگر ایک دوست اپنے دوست کو انفرادی طور پر تحریک کرے تو وہ بالکل اور بات ہوگی۔

فرض کرو

زید اپنے دوست کو تحریک کرتا ہے۔ اور اسے کہتا ہے۔ کہ فلاں مسجد کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ اگر تم نے بھی ثواب لینا ہے۔ تو اس میں شریک ہو جاؤ۔ تو چندہ مانگنے کا وہ خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ اس کو تو طعنہ دے سکتا ہے۔ مگر سلسلہ کو نہیں دے سکتا۔ اور سلسلہ کو بہر حال ہر قسم کے طعنے سے بچانا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اور اگر ذاتی طور پر وہ اسے کوئی طعنہ دے گا۔ تو وہ اسے کہہ دے گا۔ کہ تم کوئی مسجد بنانے لگے تو مجھ سے چندہ لے لینا۔ مثلاً روس میں تم مسجد بناؤ گے۔ تو اس وقت میرے پاس بھی آ جانا میں بھی تمہیں چندہ دے دوں گا۔ لیکن اگر سلسلہ مانگے۔ تو وہ طعنہ دے سکتا ہے۔ بلکہ مخالف علماء بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ لوگ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ہم ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن روپیہ ہم سے بھی مانگ لیتے ہیں۔ اور سلسلہ کو ان کے طعنوں سے بچانا ضروری ہے۔ ورنہ پاکستان کے مختلف دیہات میں جہاں جہاں بھی احمدی زیادہ ہیں۔ اور وہاں مسجدیں ہیں۔ ان مسجدوں کے بنوانے میں احمدیوں نے ہی سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ گذشتہ فسادات کے دنوں میں ہی

لائل پور کے ضلع میں ایک واقعہ ہوا

ایک جگہ ہمارے ایک آسودہ حال احمدی تھے۔ انہوں نے مسجد بنوا دی۔ جب فساد ہوا۔ تو تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے اس احمدی سے کہا۔ کہ ہم تمہیں اس مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیں گے۔ کیونکہ مولوی کہتے ہیں، کہ تم کافر ہو۔ وہ کہنے لگا کہ جو تمہاری مسجد ہے۔ خدا کی نہیں۔ اس مسجد میں مَیں بھی نماز پڑھنے کے لئے تیار نہیں چنانچہ اسی دن سے اس نے گھر میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ پولیس کے افسروں کو اس بات کا علم تھا۔ کہ یہ مسجد اس نے بنوائی ہے۔ اور اب اس کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا جا رہا ہے۔ چنانچہ انہیں یہ بات بُری معلوم ہوئی اور انہوں نے مسلمانوں کو سمجھایا۔ کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ تم اس شخص کو نماز پڑھنے سے روک رہے ہو۔ جس نے

خود یہ مسجد بنوائی ہے

اب جاؤ اور اس سے معافی مانگو۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے معافی مانگی۔ مگر اس نے پھر یہی کہا۔ کہ جو مسجد تمہاری ہے۔ خدا کی نہیں ہے۔ اس مسجد میں میں نماز پڑھنے کے لئے تیار نہیں۔ اس پر دوسری دفعہ پھر تمام مسلمان اور پولیس کے بڑے بڑے افسر اس احمدی کے پاس گئے۔ اور اسے کہنے لگے۔ کہ ہم سارے مل کر آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ آپ چلیں اور مسجد میں نماز پڑھیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی ہماری جماعت کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہاں مسجدیں بنتی ہیں۔ ان مسجدوں کے بنانے میں زیادہ تر حصہ ہماری جماعت کے افراد کا ہی ہوتا ہے۔ پس بے شک پہلے بھی ہماری جماعت کے افراد

مساجد کی تعمیر

میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر انفرادی طور پر کوئی شخص طعنہ دے تو اسے ہماری جماعت کے دوست کہہ دیا کریں۔ کہ جب تم کوئی مسجد بنانے لگو۔ تو ہم سے چندہ لے لینا۔ اس طرح فرد کو بھی طعنہ نہیں ملے گا۔ اور جماعت کو بھی نہیں ملے گا۔ وہ کہے گا۔ میں یہ چندہ تم سے ذاتی طور پر اپنی دوستی اور محبت کی بناء پر مانگ رہا ہوں۔ اور دوسرا شخص بھی سمجھے گا۔ کہ اس نے دوستی کے رنگ میں مجھ سے ایک چندہ مانگا ہے۔ اور ساتھ ہی کہہ دیا ہے۔ کہ اس کا بدلہ مجھ سے مانگنا۔ میں تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس لئے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ غرض اگر ہماری جماعت کے دوست

اس طریق پر عمل کریں

تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ چار پانچ بلکہ چھ لاکھ روپیہ تک سالانہ اکٹھا ہو سکتا ہے اور ہماری جماعت ہر سال دو دو مسجدیں بھی یورپ میں بنا سکتی ہے۔ یورپ کے جو منظم اور مشہور ملک ہیں۔ وہ بیس بائیس ہی ہیں۔ لنڈن میں ہم پہلے ہی مسجد بنا چکے ہیں۔ ہالینڈ میں بھی بنا چکے ہیں۔

نیورمبرگ میں مسجد بنانے کی تجویز

ہے۔ رہ گیا فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ زیکوسلویکیا۔ آسٹریلیا اور اٹلی۔ یہ پانچ ملک ہیں۔ جن میں ہم نے مساجد بنانی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اگر ہمارے احمدی دوست عقل سے کام کریں۔ تو میرے خیال میں پہلے سال ہی یہ پانچ مسجدیں بن سکتی ہیں۔ اور صرف بارہ یا چودہ باقی رہ جاتی ہیں۔ پھر امریکہ کی باری آ جائے گی۔ امریکہ چونکہ ایک وسیع ملک ہے۔ اس لئے اس میں شاید ایک ہزار مسجد کی ضرورت ہو گی۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی سنت

ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی نیک کام کا آغاز کرتا ہے۔ تو پھر اس میں ایسی برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہی لوگ جو ابتداء میں اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے وہ خود بڑے شوق سے اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب مسلمان مختلف اخبارات میں یہ خبریں پڑھیں گے کہ فلاں ملک میں بھی مسجد بن گئی ہے۔ فلاں ملک میں بھی مسجد بن گئی ہے۔ اور انہیں بتایا جائے گا۔ کہ تم نے تو تھوڑا سا چندہ دیا تھا۔ باقی سب روپیہ ہم نے اپنے پاس سے دیا تھا۔ اور اس طرح

یورپ میں بیس مسجدیں

بن گئی ہیں۔ اب ایک سو مسجد امریکہ میں بنانے کا ارادہ ہے۔ تو وہ شخص جس نے پہلے صرف ایک روپیہ دیا تھا۔ پھر تمہیں سو روپیہ دینے کے لئے بھی تیار ہو جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے پچھلے دنوں جب میں ولایت سے واپس آیا۔ تو ایک سنار عورت نے دو ہزار روپیہ مجھے مساجد کے لئے بھجوا دیا۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ مسجدیں چونکہ خدا کا گھر ہیں۔ اس لئے خدا خود لوگوں کے دلوں میں

مساجد بنوانے کی تحریک

پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہی حال حج کا ہے۔ آج کل گیارہ بارہ سو میں حج ہو جاتا ہے۔ مگر حج پر جانے والے اکثر غرباء ہی ہوتے ہیں۔ وہ امراء جو گیارہ گیارہ بارہ بارہ سو روپیہ ایک ایک پارٹی پر خرچ کر دیتے ہیں۔ وہ حج کے لئے نہیں جاتے۔ جانے والے وہی ہوتے ہیں۔ جو دال روٹی کھا کر گذارہ کرتے اور تھوڑا تھوڑا روپیہ بچاتے رہتے ہیں۔ یا اپنی بھینسیں فروخت کرتے ہیں۔ دو تہیاں بیچتے ہیں۔ مکان اور زمین فروخت کرتے ہیں۔ اور روپیہ لے کر حج کو چلے جاتے ہیں۔ پس وہی شخص جو آج مساجد کے لئے صرف ایک روپیہ دیتا ہے۔ جب مسجدوں کی تصویریں شائع ہوں گی۔ اور اخبارات میں چرچا ہو گا۔ تو اگلی مساجد کے لئے وہ پہلے سے بہت زیادہ روپیہ دینے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور جب اسے بتایا جائے گا۔ کہ اگر اس نے معقول مقدار میں چندہ دیا۔ تو اس کا نام بھی مسجد پر لکھا جائے گا۔ تو اس کا

شوق اور زیادہ تیز ہو جائیگا

اور وہ چاہے گا۔ کہ میں بھی اس میں حصہ لے کر اپنا نام ایک مستقل یادگار کے طور پر محفوظ کروا دوں۔ پس انفرادی طور پر دوسروں سے چندہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور انہیں تحریص دلانی چاہیئے۔ کہ اگر تم معقول چندہ دو گے۔ تو ہم مسجد بنوانے والوں سے لڑ جھگڑ کر تمہارا نام بھی مسجد پر لکھوانے کی کوشش کریں گے۔ پھر جب تم اسے دکھاؤ گے۔ کہ فلاں مسجد پر اتنے لوگوں کا نام لکھا ہوا ہے۔ اگر تم روپیہ دو۔ تو تمہارا نام بھی لکھوا دیا جائے گا۔ تو وہ تمہیں ہزار روپیہ بھی آسانی کے ساتھ دینے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ کیونکہ لوگوں کے دلوں میں ایک شوق اور ایمان پایا جاتا ہے۔ سستی صرف ہماری جماعت کے افراد کی ہے۔ کہ وہ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور انہیں ایسے ثواب میں حصہ لینے کی تحریک نہیں کرتے۔ ہماری

جماعت کے ایک بڑے تاجر

ہیں۔ وہ نو بھائی تھے جن میں سے سات آٹھ احمدی تھے۔ اور ایک غیر احمدی تھے۔ ان کے غیر احمدی بھائی ہمیشہ مجھے قادیان میں آ کر ملا کرتے تھے۔ ایک دفعہ قادیان میں وہ مسجد مبارک میں مجھے آ کر ملے۔ اور کہنے لگے۔ کہ بڑی مصیبت ہے۔ مبائعین اور غیر مبائعین کا آپس میں جھگڑا شروع ہے۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ انسان کدھر جائے۔ میں نے کہا۔ آپ کے لئے تو بڑی آسانی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ایک رستہ کھول دیا ہے۔ آپ شوق سے جائیں۔ اور ان کی بیعت کر لیں۔ آخر آپ کو

کفر و اسلام

اور نماز۔ اور جنازہ وغیرہ کے مسائل کی وجہ سے ہی دقت پیش آ سکتی ہے۔ سو یہ دقت مولوی محمد علی صاحب نے دور کر دی ہے۔ اب مصیبت کس بات کی ہے۔ آپ جائیں اور ان کی بیعت کر لیں۔ اس پر وہ ہنس کر کہنے لگے۔ یہی تو مصیبت ہے۔ "ادھوارڑے وچہ نہیں رہیا جاندا" یعنی آدھے راہ میں کھڑے ہو جانے کو جی نہیں چاہتا۔ میں نے کہا جب آپ مانتے ہیں۔ کہ وہ

آدھا رستہ ہے۔ تو سیدھی طرح اصل مقام پر ہی کیوں نہیں پہنچ جاتے۔ تو لوگوں کے دل ہمارے سلسلہ کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ صرف ہماری جماعت کے افراد کی یہ سستی ہے۔ کہ وہ اس جذبہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔
آج ہی

ایک غیر احمدی کا خط

آیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے لئے پھانسی کی سزا تجویز ہوئی ہے۔ اور ایک گڑھا کھودا گیا ہے۔ جس میں مَیں کھڑا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی مجھے پھانسی دی جائیگی۔ اور لوگ مجھ پر مٹی ڈال کر چلے جائیں گے۔ میں خواب میں سخت ڈر رہا ہوں۔ کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں مجھے دو گروہ نظر آئے۔ ایک غیر احمدیوں کا تھا اور ایک احمدیوں کا تھا۔ پہلے غیر احمدیوں کی طرف سے میرے پاس ایک آدمی آیا۔ اور اس نے کہا۔ ہم تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ بشرطیکہ تم اس بات پر راضی ہو جاؤ۔ کہ احمدیت کی طرف توجہ کرنا تم چھوڑ دو گے۔ اس پر میرے دل میں کمزوری پیدا ہوئی اور میں نے کہا اچھا تم دعا کرو۔ چنانچہ انہوں نے بھی

دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے

اور میں نے بھی ہاتھ اٹھائے۔ مگر لمبے عرصہ تک دعا کرنے کے باوجود میں سمجھتا رہا۔ کہ میری سزا اب تک قائم ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ احمدی گروہ میں سے ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا کہ کیا ہم تمہارے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تمہیں اس مصیبت سے بچائے۔ میں نے کہا ضرور کریں۔ چنانچہ انہوں نے بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھا لئے۔ وہ کہتے ہیں ابھی احمدیوں کو دعا کرتے ہوئے پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ میں نے دیکھا ایک سائیکل سوار اپنے سائیکل کو دوڑاتا چلا آرہا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ جب وہ قریب پہنچا۔ تو اس نے آکر کہا۔ کہ تمہیں بری کر دیا گیا ہے۔ دیکھو یہ خدا کا کیسا تصرف ہے کہ اس نے ایک غیر احمدی کو

رؤیا کے ذریعہ بتا دیا

کہ احمدیت سچی ہے۔ اب خواہ وہ کمزوری دکھا کر احمدیت کو قبول کرنے سے ہچکچائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جو حقیقت کھول دی ہے۔ اس سے وہ انکار نہیں کر سکتا۔
یہاں ایک بڑا فوجی افسر ہے۔ ایک دن اس کے ایک ماتحت افسر نے اس سے کہا۔ کہ میں نے خواب دیکھی ہے۔ کہ احمدیت سچی ہے۔ اس بڑے افسر نے یہ بات سن کر کہا۔ کہ تم تو خواب دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے۔ اور میں نے تو کوئی خواب بھی نہیں دیکھی۔ پھر تم مجھے کس طرح کہتے ہو۔ کہ میں احمدیت کو قبول کر لوں۔ تو

حقیقت یہی ہے

کہ جب کوئی شخص احمدیت کی صداقت کے متعلق خواب دیکھ لیتا ہے۔ تو اس کے بعد خواہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بیعت نہ کرے۔ وہ احمدیت کی صداقت کا اپنی ذات میں ایک ثبوت بن جاتا ہے۔ اور جب بھی وہ کسی کے سامنے اپنی خواب بیان کرتا ہے۔ دوسرا اسے شرمندہ کرتا ہے۔ کہ تو بڑا بزدل ہے۔ کہ اتنی واضح خواب دیکھنے کے بعد بھی تو ایمان نہیں لایا۔
بہرحال یہ

اللہ تعالیٰ کے تصرفات

ہیں۔ اور انہی ذرائع سے وہ اپنے زندہ ہونے کا ثبوت مہیا کرتا رہتا ہے۔ اور جب تک لوگ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم رکھیں گے۔ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ اور احمدیت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی جائے گی۔
ابھی آپ لوگوں نے

"الفضل" میں پڑھا ہوگا

کہ افریقہ کے وہ حبشی جن کے ماتحت عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شاید انہیں عبادت کرنی بھی نہیں آتی۔ وہ تہجد تک باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی میں ذکر آتا ہے۔ کہ فلاں دوست نماز تہجد کے بعد کچھ دیر کے لئے لیٹ گئے۔ تو انہوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھتے ہیں۔ پھر انہوں نے ایسی ایسی سچی خوابیں دیکھی ہیں۔ کہ پڑھ کر حیرت آتی ہے۔

ایک دوست بیان کرتے ہیں

کہ ایک رات جبکہ میں نماز تہجد کے بعد کچھ دیر کے لئے لیٹ گیا۔ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ دو شخص جنہوں نے لمبے لمبے چوغے پہنے ہوئے ہیں۔ آئے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ہم مشرق سے آئے ہیں۔ اور تمہیں بشارت دیتے ہیں۔ کہ جس

مہدی کا دیر سے انتظار

کیا جا رہا تھا۔ وہ آچکا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے شہید مولوی نذیر احمد صاحب علی (جو اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے فوت ہوئے ہیں۔ یقیناً شہید ہیں) وہاں آئے انہوں نے اس وقت ویسا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ جیسے خواب میں انہیں دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ ان کی تبلیغ پر اس دوست نے بیعت کر لی۔ اسی طرح ایک اور دوست لکھتے ہیں۔ کہ ان کے پیر نے انہیں بتایا ہوا تھا۔ کہ

مہدی ظاہر ہو چکا ہے

لیکن یہاں نہیں بلکہ کسی اور ملک میں ظاہر ہوا ہے۔ اور عنقریب اس کے ظہور کی خبر اس ملک میں بھی پہنچنے والی ہے۔ اس کے چند سال بعد مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ وہاں گئے۔ جنہوں نے احمدیت کی تبلیغ کی اور وہ ایمان لے آیا۔ ایک اور دوست نے بیان کیا۔ کہ

میں نے خواب میں دیکھا

کہ میں مسجد کے اردگرد سے گھاس اکھیڑ رہا ہوں۔ پھر کچھ دیر آرام کرنے کے لئے میں ایک درخت کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں میں نے کیا دیکھا۔ کہ ایک اجنبی شخص قرآن کریم اور بائیبل ہاتھوں میں پکڑے ہوئے میری طرف آیا۔ اور اس نے مجھ سے باتیں شروع کر دیں۔ اس خواب کے ایک ہفتہ بعد ٹھیک اسی طرح میں کدال ہاتھ میں لے کر مسجد کی صفائی کر رہا تھا۔ کہ میں نے تھکان محسوس کی۔ اور ایک درخت کے نیچے چلا گیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے۔ کہ سامنے سے مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ آگئے۔ اور انہوں نے مجھ سے رہائش وغیرہ کے لئے جگہ دریافت کی۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا۔ کہ یہی وہ شخص تھے۔ جو مجھے خواب میں دکھائی دیئے تھے۔ چنانچہ میں نے انہیں اپنا گھر رہائش کے لئے پیش کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اور لوگوں کو بتایا۔ کہ میں نے جو خواب دیکھا تھا۔ وہ پورا ہو گیا ہے۔ اور اب وہی دوست جنہیں میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ میرے گھر میں رہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی تبلیغ پر اکثر لوگوں نے احمدیت قبول کر لی۔
غرض وہ ممالک جہاں کسی زمانہ میں عیسائیت غلبہ پا رہی تھی۔ اب وہاں

خوابوں کے ذریعہ

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کھڑا کر رہا ہے۔ جو سلسلہ کیلئے بڑی بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان خوابیں دیکھنے والوں میں سے بعض ایسے ہیں جو ہمارے سلسلہ کے مستقل مبلغ ہیں۔
اسی طرح ایک اور

افریقن نوجوان

کا میں نے ذکر کیا تھا۔ کہ اس نے یہ الفاظ کہے تھے۔ کہ یہ تو ممکن ہے۔ کہ دریا اپنا رستہ چھوڑ دے۔ اور جس طرف بہہ رہا ہے۔ اس طرف کی بجائے الٹا بہنا شروع ہو جائے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ میں احمدی ہو سکوں۔ مگر پھر وہی شخص احمدی ہوا۔ اور اس نے ایسا اخلاص دکھایا کہ جب

ایک عیسائی اخبار نے

اعلان کیا

کہ ہم تمہارا اخبار اپنے پریس میں چھاپنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر تمہارے خدا میں ہمارے خدا سے بڑھ کر طاقت ہے۔ تو وہ اپنی طاقت کا کوئی کرشمہ دکھائے۔ تو باوجود اس کے کہ وہ پانچ سو پونڈ پہلے دے چکا تھا۔ اس چیلنج پر اس کی غیرت بھڑک اٹھی۔ اور اس نے ہمارے مبلغ سے کہا۔ کہ آپ یہیں بیٹھیں میں ابھی واپس آتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے گاؤں میں گیا۔ اور اسی وقت

پانچ سو پونڈ

لاکر اس نے دے دیا۔ اب ہمارے مبلغ کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے زندہ ہونے کا ایک اور ثبوت بھی دے دیا۔ اور وہ یہ کہ وہی پریس والا جس نے ہمارے مبلغ کو لکھا تھا۔ کہ ہم تمہارا اخبار اپنے پریس میں چھاپنے کے لئے تیار نہیں۔ اسی پریس والے کا

ہمارے مبلغ کو خط آیا ہے

کہ آپ ہمارے پہلے خط کو منسوخ سمجھیں اور اسی پریس میں اپنا اخبار چھپوا لیا کریں
غرض اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کی ہمیشہ مدد کرتا چلا آیا ہے

اور مدد کرتا چلا جائے گا۔ دوستوں کو چاہیے

کہ وہ دعائیں کرنے۔ درود پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالیں اور تقوےٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں وہ خدا جو حبشیوں کو سچی خوابیں دکھا سکتا اور ان پر الہام نازل کر سکتا ہے۔ جن کے متعلق انگریزی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ بعض حبشی ایسے کند ذہن ہوتے ہیں کہ پندرہ پندرہ بیس بیس سال تک انہیں پڑھایا جاتا ہے۔ مگر جب وہ پچیس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ وہ تمہیں کیوں سچی خوابیں نہیں دکھائے گا۔ اور تم پر اپنا الہام کیوں نازل نہیں کرے گا۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ جب تم بھی

تہجدیں پڑھو اور درود پر زور دو

اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالو میں نے پچھلے دنوں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جس پر میں نے دیکھا کہ بیسیوں نوجوانوں کے مجھے خط آنے شروع ہو گئے۔ کہ ہم نے فلاں خواب دیکھی یا فلاں کشف دیکھا ہے یا فلاں الہام ہم پر نازل ہوا ہے۔ پس اگر آپ لوگ تقوےٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر استمرار رکھیں۔ تو اللہ تعالےٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی

رویائے صادقہ اور کشوف

سے حصہ دے گا۔ اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا۔ اور زندہ معجزہ درحقیقت وہی ہوتا ہے۔ جو انسان کی اپنی ذات میں ظاہر ہو۔ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ مگر جہاں تک انسان کی اپنی ذات کا سوال ہوتا ہے اس کے لئے وہی معجزہ بڑا ہوتا ہے۔ جس کا وہ اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے دوسرے معجزات کے متعلق تو وہ خیال کر سکتا ہے کہ شاید ان کے بیان کرنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ مگر جو خواب اسنے آپ دیکھی ہو یا جو کشف اس نے خود دیکھا ہو۔ اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہیں بنا سکتا۔ اسے

بہرحال ماننا پڑتا ہے

کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ چونکہ پہلے تمام انبیاء ہم سے بڑے گزرے ہیں۔ اور ان کے معجزات

کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہم ان کے معجزات کو بڑے معجزات کہتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً وہ نشان جو اللہ تعالےٰ ہمیں براہ راست دکھاتا ہے۔ اور جس کا ہم اپنی ذات میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ وہ ہمارے نقطہ نگاہ سے زیادہ شاندار ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمیں اپنی خوابوں یا کشوف یا الہامات کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ مگر دوسروں کے متعلق شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ شاید اس کا کوئی حصہ راوی بھول گیا ہو یا اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی اشتہار کا حوالہ دیا ہو اور اس میں اپنے کسی نشان کا ذکر کیا ہو تو کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ وہ اشتہار میرے پاس نہیں معلوم نہیں اس میں وہ بات درج بھی ہے یا نہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایک مشہور کشف

ہے۔ جس میں میاں عبداللہ صاحب سنوری کے کپڑوں پر سرخی کے چھینٹے گرے تھے۔ اب خواہ یہ کتنا بڑا معجزہ ہو دوسرے کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ کہیں میاں عبداللہ صاحب سنوری نے جھوٹ تو بولا ہو یا سرخی کے یہ چھینٹے کسی اور وجہ سے پڑ گئے ہوں۔ اور انہوں نے اپنے پیر کی طرف منسوب کر دیا ہو۔ پس دوسروں کے معجزات خواہ کتنے بڑے ہوں۔ انسان کو ان کے متعلق شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جو نشان اپنی ذات میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ دوسرے کے متعلق تو کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے۔ اس نے جھوٹ بولا ہو مگر اپنے متعلق وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ شاید میں نے جھوٹ بولا ہو

یہ تو ایسی ہی بات ہے

جیسے انسان اپنے متعلق شبہ کرنے لگے کہ میرا وجود کوئی نہیں یا یہ خیال کرنے لگے کہ میں کوئی اور آدمی ہوں۔ جس طرح اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اسی طرح وہ خواب جو انسان نے خود دیکھا ہو یا وہ نشان جو خود اس کی ذات میں ظاہر ہوا ہو اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ شاید وہ جھوٹا ہو یا شاید اس کے متعلق مجھے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو۔

کل ہی ہم ہنس رہے تھے کہ نوائے وقت کے نمائندہ نے چوہدری محمد علی صاحب وزیر اعظم پاکستان کی طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی جس کی وزیر اعظم نے تردید کر دی۔ مگر

لطیفہ یہ ہے

کہ "نوائے وقت" نے اس تردید کو شائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہمارے نامہ نگار نے کہا ہے کہ اسے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے حالانکہ اس میں غلط فہمی کا کیا سوال تھا صاف بات تھی کہ یا تو "نوائے وقت" کا نمائندہ چوہدری محمد علی صاحب کو ملا تھا یا نہیں ملا تھا۔ اگر نہیں ملا تھا اور جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا ہے وہ ان سے نہیں ملا۔ تو اس میں غلط فہمی کی کونسی بات ہو گئی۔ غلط فہمی تو تب ہوتی جب مثلاً اسے ان کی شکل کے متعلق شبہ پڑ جاتا۔ وہ کسی اور شخص سے جا کر ملتا اور اسے غلط فہمی ہو جاتی کہ میں چوہدری محمد علی صاحب سے ملا ہوں مگر جب وہ چوہدری محمد علی صاحب سے ملا ہی نہیں اور جب انہوں نے نوائے وقت کے نمائندہ سے کوئی بات ہی نہیں کی تو اسے

غلط فہمی کس بات میں ہو گئی

تو نبی خواہ کتنا بڑا ہو اس کے معجزات کے متعلق انسان کو کچھ نہ کچھ شبہ ہو سکتا ہے۔ مگر اپنے متعلق اسے کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کتنے بڑے نبی ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے کتنے بڑے معجزات دکھائے ہیں۔ مگر قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب بھی کفار نشانات کا ذکر سنتے وہ یہی کہا کرتے تھے کہ ان ھذا الا اساطیر الاولین۔ (انعام ع ۳) یہ تو وہی کہانیاں ہیں۔ جو ہم نے اپنے باپ دادا سے سنی ہوئی ہیں۔ ہمیں کیا پتہ کہ یہ درست بھی ہیں یا نہیں۔ لیکن درحقیقت یہ ان کی بے عقلی کی بات ہوتی ہے۔ کیونکہ جب انہیں یہ کہا جائے کہ تم خدا تعالےٰ کے کلام پر ایمان لاؤ۔ تو وہ کہتے ہیں۔ ہم تو اپنے ماں باپ کے طریق کو نہیں چھوڑ سکتے۔ (بقرہ ع ۲۱) اور جب ان کے سامنے

خدا تعالےٰ کی آیات

اور اس کے نشانات پیش کئے جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح وہ اُن نشانات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ لیکن اگر نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے ہزاروں حصہ کے برابر بھی ان کو خوابیں آ جاتیں تو کیا وہ انہیں جھوٹا کہہ سکتے تھے۔ وہ کہتے ہم نے خود خوابیں دیکھی ہیں یہ جھوٹ کس طرح ہو سکتی ہیں۔

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو دیکھ لو۔ انہوں نے جب احمدیت قبول

کی اور وہ قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد کابل واپس گئے۔ تو وہاں کے گورنر نے انہیں بلایا اور کہا کہ توبہ کر لو۔ انہوں نے کہا میں توبہ کس طرح کروں۔ جب میں قادیان سے چلا تھا۔ تو اسی وقت میں نے رویا میں دیکھا تھا کہ مجھے ہتھکڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ پس جب مجھے خدا نے کہا تھا کہ تمہیں اس راہ میں ہتھکڑیاں پہننی پڑیں گی۔ تو اب میں ان ہتھکڑیوں کو اتروانے کی کس طرح کوشش کروں۔ یہ ہتھکڑیاں میرے ہاتھوں میں پڑی رہنی چاہئیں۔ تاکہ میرے رب کی بات پوری ہو۔ اب دیکھو انہیں

یہ وثوق اور یقین

اسی لئے حاصل ہوا۔ کہ انہوں نے خود ایک خواب دیکھا تھا۔ اسی طرح خواہ کوئی کتنا ہی قلیل علم رکھتا ہو۔ اگر وہ کوئی خواب دیکھ لے۔ تو بزدلی کی وجہ سے وہ اسکو چھپا لے تو اور بات ہے ورنہ اپنی معمولی خواب پر بھی اسے اس سے زیادہ یقین ہوتا ہے۔ جتنا اسے نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات

پر یقین ہوتا ہے۔ بے شک سب مسلمان قرآن کریم کی سچائی پر اپنے دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ مگر جسے خود کوئی خواب آ جائے یا وہ کوئی کشفی نظارہ دیکھ لے۔ اسے اس خواب اور کشف پر دوسرے معجزات اور الہامات سے زیادہ یقین ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے

زندہ معجزات

انسان کے ایمان کو بہت زیادہ تازہ کرتے ہیں بہ نسبت ان معجزات اور نشانات کے جو بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اور پہلے صلحاء و اولیاء اور اللہ تعالےٰ کے ماموریں نے دکھائے ہوتے ہیں پس مومن کو اپنی ذات میں بھی معجزات دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اس کے ایمان کو بڑھائے اور اس کے اندر ایک نیا یقین اور نئی معرفت پیدا کرے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

مکرمی عبدالستار صاحب خادم سیکرٹری تحریک جدید و قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ خطبہ جس میں حضور نے بیرونی ممالک کے خرچ کے فنڈ کے کم ہو جانے کے سبب سخت تشویش اور فکر کا اظہار فرمایا تھا۔ موصول ہونے پر جمعہ کے روز سنایا۔ تو جماعت کو حضور کی پریشانی کو دیکھ کر سخت تکلیف ہوئی۔ اسی دن یہ فیصلہ کیا گیا کہ جماعت کی طرف سے ایک ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں حضور کے خطبہ کا خلاصہ سنا کر دوستوں کو اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔

اس غرض کے لئے بعض خدام کو وعدوں کی فہرستیں دے کر کہا گیا کہ پوری محنت اور جفاکشی سے کام کیا جائے۔ یہ ہفتہ ۲۸ جولائی تک منایا جا رہا ہے۔ بعض خدام اور خاکسار خود پوری توجہ سے مصروف عمل ہیں۔ ۱۶۰/- روپیہ کی رقم تو خاکسار کے پاس آ بھی چکی ہے ۳۱ جولائی تک اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ وصولی ہو جائے گی۔

اگر دوسری جماعتیں بھی تحریک جدید کا ہفتہ منائیں تو یقیناً زیادہ وصول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان بار بار یاددہانی کا محتاج ہے۔ اور حضور کا یہ خطبہ ایک مومن کے دل کو ہلا دینے والا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی فرد بھی حضور کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے وعدے کو فوری ادا کرنے سے گریز نہ کرے گا۔ کیونکہ جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی طرف سے بے فکری ہوگی تو حضور کی صحت ترقی کرے گی اور حضور اسلام کے دوسرے اہم کام سرانجام دیں گے۔ میں وکیل المال تحریک جدید سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ہدایات جو عام طور پر حضور کے ارشادات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ضرور جماعتوں اور افراد کو بھجواتے رہیں۔ کیونکہ ان سے بھی بیداری اور توجہ پیدا ہوتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر احمد الدین صاحب پراونشل ڈویژن کے امیر کنری سے اطلاع فرماتے ہیں کہ میں اپنے حلقہ امارت کی جماعتوں کو دو تین دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔ اور جماعتیں وعدے وصول کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اب ایک اور سرکلر کے ذریعہ بھی توجہ دلائی جا رہی ہے۔ آپ کی طرف سے بھی اخبار اور خطوط کے ذریعے فرداً فرداً متوجہ کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ نتیجہ خاطر خواہ نکلنے کی امید ہے۔

جماعتوں کو یہ بھی نوٹ کر لینا چاہئے کہ تمام روپیہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ معہ اسم وار تفصیل کے ارسال کیا جائے۔ اور تحریک جدید کی مالی خط و کتابت اور رجسٹریاں صرف "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کے پتہ سے ہوں۔ کسی وکیل یا نائب وکیل یا معاون وکیل کے ذاتی نام سے خط و کتابت نہ ہو۔ سوائے ان کے ذاتی خطوط کے۔ وکیل المال تحریک جدید

شکریہ احباب

(از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب)

محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم و رحم سے محترمہ والدہ صاحبہ یعنی اہلیہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا اپریشن نہایت کامیاب رہا۔ اور وہ پندرہ دن کے بعد ہسپتال سے فارغ ہو کر بخیریت گھر آگئیں۔ الحمد للہ!

میں جہاں اللہ تعالےٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرتی ہوں۔ وہاں میں سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور تمام احباب و بزرگوں اور بہنوں کی بھی تہ دل سے مشکور و ممنون ہوں۔ جنہوں نے محترمہ والدہ صاحبہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین (زینب حسن ڈھاکہ)

ولادت

میری ہمشیرہ امۃ الرشید بیگم اہلیہ سید ظفر احمد کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۵ جون ۵۶ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی با اقبال اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ رضیہ سیٹھی کراچی

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد انور صاحب (دار النصر غربی ربوہ) کی اہلیہ صاحبہ اچانک بیمار ہو گئی ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہو گی۔ احباب نوٹ فرمائیں

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ملک حیات بخش صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ محمودہ ڈاکخانہ چک بیلی خان ضلع کیمبل پور
۲	سلطان محمد صاحب ساکن چک امرال	وائس پریذیڈنٹ سیکرٹری وصایا	" "
۳	منظور الحق صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	" "
۴	عید ایاد سی صاحب	امین سیکرٹری تعلیم سیکرٹری تالیف و تصنیف	" "
۵	سکندر خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	" "
۶	میراں بخش صاحب	" مال و ضیافت	" "
۷	سلطان محمد صاحب ساکن پنڈوری	سیکرٹری زراعت و آڈیٹر۔ محاسب	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	علی شیر خانصاحب	جنرل سیکرٹری	جماعت احمدیہ بھوں

	نام	عہدہ	جماعت
۱	میاں محمد علی صاحب	پریذیڈنٹ۔ امین۔ سیکرٹری مال	جماعت کھوجیاں والہ ڈاکخانہ منڈی نگر ضلع گوجرانوالہ

	نام	عہدہ	جماعت
۱	محمد عبداللہ خاں صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ نواب شاہ
۲	ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	" "
۳	سید محمد میاں صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
۴	چوہدری ظفر اللہ صاحب	سیکرٹری مال	" "
۵	ماسٹر عبدالکریم صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب	سیکرٹری مال	بہلول پور چک 127 R-B ضلع لائلپور
۲	چوہدری الیاس الدین صاحب	امین	" "
۳	چوہدری فیض اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
۴	چوہدری عبدالغنی صاحب	محصل	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری عطا محمد صاحب	پریذیڈنٹ۔ امین	چک نمبر ۳۹۰ ڈاکخانہ لوٹلی ضلع ملتان
۲	چوہدری ہیرا صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	خان محمود الحق صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۵ بھینی ضلع ملتان
۲	محمد حسین صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری محمد علی خانصاحب	پریذیڈنٹ	جھبراں اسکی ڈنا۔ ضلع شیخوپورہ
۲	چوہدری محمد شفیع صاحب	سیکرٹری مال۔ امام الصلوٰۃ	" "
۳	ماسٹر عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
۴	محمد عالم خانصاحب	" زراعت	" "
۵	ملک ابراہیم صاحب	" اصلاح و ارشاد	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری رحمت خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۹ پنیار۔ ضلع سرگودھا
۲	چوہدری سردار خانصاحب	سیکرٹری زراعت	" "
۳	حافظ مبارک احمد صاحب	امام الصلوٰۃ۔ سیکرٹری تعلیم۔ محصل	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	منشی سلطان احمد صاحب	پریذیڈنٹ	نور نگر فارم سندھ
۲	چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	سیکرٹری زراعت۔ اصلاح و ارشاد	" "
۳	محمد اسحٰق صاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ماسٹر عبداللطیف صاحب	پریذیڈنٹ۔ امین	جماعت احمدیہ ٹیلی کرٹ جاہ سجاگو وا ضلع ملتان
۲	چوہدری رحمت علی صاحب	سیکرٹری مال۔ محاسب	" "

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

الجزائر کی جنگ آزادی کا پس منظر

الجزائر کی جنگ آزادی اپنے نازک دور میں داخل ہو چکی ہے۔ فرانس نے چار لاکھ مسلح فوج میدان جنگ میں جھونک دی ہے۔ دس ڈویژنوں میں سے چار ڈویژن نیٹو میں سے لئے گئے ہیں جو امریکی اسلحہ سے لیس ہیں۔ اتنی عظیم فوجی قوت کے مقابلے میں الجزائری حریت پسندوں کی تعداد بیس ہزار ہے۔ حریت پسند زیادہ تر پہاڑوں میں ہیں۔ مسلمان افسروں کو سزائے موت دی جا رہی ہے۔ عرب آبادیوں میں صنعت و حرفت اور کاروبار بند پڑا ہے۔ تمام ملک میں فرانسیسی مال کا بائیکاٹ ہے۔

لیکن اس کے باوجود فرانس جنگ بند کرنے کے لئے تیار نہیں۔

الجیریا آٹھ لاکھ پچاس ہزار مربع میل کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ ۱۹۵۴ء کی رائے شماری کے مطابق اس کی آبادی ۷۵ لاکھ ہے ... اس میں سے ۶۵ لاکھ عرب اور بربر ہیں اور دس لاکھ فرانسیسی نوآبادکار ہیں۔ یہاں کی زرخیز زمین نے فرانس کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ ۱۸۳۰ء میں یہاں کی یورپی آبادی پانچ ہزار تھی۔ مگر ۱۲۴ سال بعد ۱۹۵۴ء میں دس لاکھ ہو گئی۔

فرانس نے جس وقت تہذیب کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ الجزائر اس وقت ایک متمدن اور ترقی یافتہ ملک تھا۔ الجزائر کی زرعی دولت نے "فنیشیوں" کو متوجہ کیا۔ پھر رومیوں نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ ساتویں صدی میں عرب حکومت پر رونق افروز ہوئے اور پانچ سو سال تک شمالی افریقہ اور سپین میں تہذیب و تمدن کی مشعلیں جلاتے رہے۔ بعد ازاں ترکوں نے یہاں حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ ۱۵۰۴ء سے ۱۸۳۰ء تک الجزائر پر ترکوں کی حکمرانی رہی۔ انیسویں صدی کے آغاز میں فرانسیسی تاجروں کی حریص نگاہیں الجزائر پر پڑیں۔ یہ انگور۔ زیتون اور انجیر کی فراوانی دیکھ کر یہاں آ بسنے لگے۔

۱۸۳۰ء کا واقعہ ہے کہ ایک ترک افسر نے ایک یہودی کے گال پر تھپڑ مار دیا۔ یہ یہودی ایک مہاجن تھا۔ لیکن فرانس نے اس کی آڑ لے کر الجیریا پر حملہ کر دیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ کیا الجیریا اس وقت ایک آزاد خود مختار اور خوشحال ملک تھا؟ اس کا جواب فرانسیسی اخبار "ہیومینٹی" نے ان الفاظ میں دیا ہے۔

"الجیریا عرصہ دراز سے ایک آزاد ملک تھا اور اتنا طاقتور کہ فرانس کے ساتھ اس کی برابر لڑائی چلتی رہی تھی۔ الجیریا اور پیرس کے درمیان بہت دنوں سے سیاسی تعلقات قائم تھے۔ ۱۷۹۵ء کے بعد امریکہ کے بھی الجیریا کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم ہو گئے"۔

فرانسیسی اخبار کا یہ اعتراف اس امر کا ثبوت ہے کہ الجیریا کوئی غیر متمدن ملک نہیں تھا بلکہ فرانس کے مقابلہ میں ہر اعتبار سے آگے تھا۔ فرانس نے ایک معمولی سے واقعہ کو بہانہ بنا کر فوج کشی کی ضرورت اس لئے محسوس کی کہ بقول جنرل جیرالڈ الجزائر فرانس کے لئے ایک نفع بخش منڈی بن سکتا تھا۔ فرانسیسی فوج نے اس ملک کو بہادری سے فتح نہیں کیا تھا بلکہ الجزائری قبائل خاموش نیند سو رہے تھے کہ فرانسیسی فوجوں نے شبخون مار کر بیشتر افراد کو ہلاک کر دیا۔ یہ شبخون بربریت کا ایک بھیانک مظاہرہ تھا۔ بعض علاقوں میں پوری مقامی آبادی کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ چنانچہ اس وقت سے فرانس سونے کی چڑیا پر قابض ہے۔

یورپی آبادی نے الجیریا کو اس وقت اپنی شکارگاہ بنا رکھا ہے۔ پندرہ لاکھ ایکڑ زرعی اراضی پر فرانسیسی نوآبادکاروں کا قبضہ ہے یہ تعداد پورے ملک کی اراضی کے نصف سے بھی زیادہ ہے۔ فرانسیسی نوآبادکار گیہوں انگور۔ سنگترہ۔ لیموں۔ تمباکو اور کپاس کی کاشت کرتے ہیں۔ اور فرانس ہر سال الجزائر سے ۲½ لاکھ ٹن فاسفیٹ ۳۰ لاکھ ٹن کچا لوہا اور ۳۰ ہزار ٹن جست حاصل کرتا ہے۔

یہ ہیں وہ اقتصادی مفادات جن کے تحفظ کی خاطر فرانس الجزائر کے میدانوں میں ایک دیوانہ وار جنگ لڑ رہا ہے۔ (ماخوذ)

اعانت الفضل

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیال گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالیہ دورہ میں جن احباب نے الفضل کی اعانت فرمائی ہے۔ ان میں سے بعض کے نام الفضل میں دعا کی تحریک کے لئے شائع ہوتے رہے ہیں۔ باقی دوستوں کے نام ذیل میں درج کئے گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان دوستوں کے اموال میں برکت ڈالے اور دینی اور دنیاوی ترقیات اور اپنا قرب اور محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

نمبر	نام	روپے آنے پائی
(۱)	چوہدری غلام دستگیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور	۱—۰—۰
(۲)	ضیاء اللہ صاحب بھٹی۔ لائل پور	۱—۰—۰
(۳)	ملک عبدالمجید صاحب لائل پور	۱—۸—۰
(۴)	شیخ غلام محمد صاحب جلد ساز۔ لائل پور	۱—۰—۰
(۵)	شیخ فضل حسین صاحب قادیانی لائل پور	۳—۰—۰
(۶)	قریشی رحمت اللہ صاحب لائل پور	۲—۰—۰
(۷)	ملک برکت علی صاحب سکرٹری مال۔ لائل پور	۲—۰—۰
(۸)	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری "	۱—۰—۰
(۹)	ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب کچہری بازار "	۱—۰—۰
(۱۰)	شیخ حمید احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس "	۲—۰—۰
(۱۱)	شیخ سلیم الدین صاحب خواجہ کلاتھ ہاؤس "	۱—۰—۰
(۱۲)	مستری عبدالغنی صاحب مائی دی جھگی "	۱—۰—۰
(۱۳)	سید حاکم شاہ صاحب مائی دی جھگی "	۱—۰—۰
(۱۴)	مستری غلام نبی صاحب " "	۲—۰—۰
(۱۵)	مستری محمد ابراہیم صاحب " "	۱—۰—۰
(۱۶)	چوہدری عبدالستار صاحب گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور	۲—۰—۰
(۱۷)	چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار " " "	۴—۰—۰
(۱۸)	چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب " " "	۱—۰—۰
(۱۹)	قریشی عبدالرشید صاحب " " "	۰—۸—۰
(۲۰)	محمد علی صاحب ایکڑ لیشن لائلپور	۱—۰—۰
(۲۱)	محمد شریف صاحب پاکستان ٹیڈرنگ ہاؤس لائلپور	۱—۰—۰
(۲۲)	چوہدری منیر احمد صاحب پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسی لائلپور	۱—۰—۰
(۲۳)	مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور	۲—۸—۰
(۲۴)	شیخ محمد یوسف صاحب زعیم انصار اللہ۔ لائلپور	۲—۸—۰
(۲۵)	مہر محمد شریف صاحب سنت پورہ لائلپور	۱—۰—۰
(۲۶)	چوہدری محمد شریف صاحب نہر کوارٹرز " لائلپور	۲—۸—۰
(۲۷)	ٹھیکیدار فضل الدین صاحب کارخانہ بازار۔ لائلپور	۲—۸—۰

(جزاھم اللہ احسن الجزاء)

(منیجر الفضل)

قلات میں شدید بارشوں سے پانچ سو مکانات منہدم ہو گئے

تین ہزار اشخاص بے خانماں - دو افراد ہلاک - فصلوں کو سخت نقصان پہنچا

لاہور ۲۱ جولائی - موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قلات ڈویژن میں شدید بارشوں کی وجہ سے سکری کے علاقہ میں پانچ سو مکانات گر گئے ہیں۔ جس سے تین ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اب تک دو اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ بارشوں سے ضلع مکران میں بھی فصلوں اور مکانات کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ پانسی میں خزانہ سب جیل اور ریسٹ ہاؤس کی چھتیں گر گئی ہیں۔ دشت - تربت اور رنگ پور میں کئی عمارتوں اور سارے ضلع میں سڑکوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خاں نے کل صوبائی ہیڈکوارٹر کو بذریعہ وائرلیس اطلاع دی ہے کہ ضلع کے مختلف علاقوں میں نہ صرف پہاڑی نالوں کی تباہی بدستور جاری ہے بلکہ دریائے سندھ میں مزید طغیانی آنے کے باعث صورت حال ابتر ہو گئی ہے۔

اس وقت ضلع کا صدر مقام صوبہ کے تمام علاقوں سے کٹ چکا ہے۔ البتہ صرف وائرلیس سے رابطہ قائم ہے۔ سنگھڑ نالہ کے سیلاب کے باعث قصبہ تونسہ کا کافی حصہ ابھی تک زیر آب ہے۔

ضلع کے زیر آب دیہات سے ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی - تاہم کچے مکانات کے انہدام اور مویشیوں کی اموات کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ متعلقہ حکام نے محصور علاقوں میں اناج کی سپلائی کا انتظام کر دیا ہے۔

سندھ کے راستے ڈیرہ غازی خاں آنے جانے کیلئے دو سٹیمر استعمال کئے جا رہے ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق تحصیل جام پور میں ڈھنگا بند اور اسلام نال ذخیرہ کے درمیان حالات خراب ہیں۔ کالا بندی نے ڈھنگا کے حفاظتی بند کو توڑ دیا۔ جس سے وسیع رقبہ زیر آب ہو گیا۔ اب طغیانی کا پانی مختلف شگافوں کے راستے اسلام نہر میں جا رہا ہے۔

تونسہ کے علاقہ میں تونسہ بند کی حفاظت کے لئے جو دو کاٹیں کھڑی کی گئی تھیں وہ پانی میں بہہ گئی ہیں اور تونسہ شہر کا کچھ حصہ زیر آب ہے تحصیل تونسہ کا کچھ حصہ زیر آب آ چکا ہے تحصیل میں تمام سڑکوں کو سخت نقصان (۳)

(۳) پہنچا ہے۔ تھانہ وہوا کے علاقہ میں ۲۵ دیہات پانی میں ڈوب چکے ہیں۔

آخری اطلاع کے مطابق سندھ کے سوا مغربی پاکستان کے سب دریاؤں میں درمیانہ درجے کا سیلاب ہے۔

ڈیرہ غازی خاں میں بھی صورت حال مجموعی طور پر بہتر ہے سنگھڑ نالہ خشک ہو گیا ہے اور نالہ کوہا میں بھی پانی گر رہا ہے۔ ڈھنڈی گرین سٹڈ کے گرد حفاظتی بند محفوظ ہے۔